یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 92. 352.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد سوم نمبر (۲۵)

مت دیکھ کبھی کا قول و کردار — مصطفیٰ کی گفتار
بر اصل مجاز و نقل کیا ہے — ایں وہم و خطا کا دل کی تجنگ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " سے
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۶/۱
" ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

گذشتہ سے پیوستہ

امرتسر کے بدعتی اخبار کے اڈیٹر کا تو ہم مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے اردو علم ادب میں چند ایک الفاظ ایسے حفظ کر رکھے ہیں کہ کسی دوسرے کی مجال نہیں مثلاً منافق - نجدی - ذریت شیاطین - ذریۃ شیخ نجدی - گروہ منافقین خبیث - گندے - بے ایمان وغیرہ - یہ ہے کل سرمایہ ہمارے بدعتی دوست کا جو وہ وقتاً فوقتاً ہمارے اور کل جماعت اہلحدیث کے حق میں استعمال کیا کرتا ہے خیر ہم خوش ہیں کہ کرے بحکم کل اناء یترشح بما فیہ ہر برتن میں جو ہوتا ہے وہی گرتا ہے، جو کچھ اُن کے پاس ہے وہی ہمکو دینگے مگر غضب یہ ہے کہ وہ اسقدر بدگمانی میں ترقی کر گئے ہیں کہ خواہ کوئی بھی اُن کے ساتھ بگاڑے وہ ہماری طرف ہی لگا دیتے ہیں مثلاً شیعوں نے رسالہ تان ذنک لکھا جسکا اقتباس اہلحدیث مورخہ ۱۴ جون میں دیا گیا ہے وہ رسالہ بھی اہلحدیث کے نام لگا دیا ہے کہ انہوں نے لکھوایا ہے - خیر سہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست - اس لئے ہم اڈیٹر مذکور سے

تو مایوس ہیں کہ وہ کسی بات کو سمجھے یا معقول جواب دے - پس ہم مفتی فاضل صاحب کے فتوے کا بقیہ جواب دیتے ہیں - مفتی صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز درست نہیں - اون کی پہلی دلیل کا جواب گذشتہ نمبر میں آچکا ہے - آج باقی دلائل کا جواب معروض ہے - خیریت سے آپ دوسری دلیل یہ دیتے ہیں:-

وجہ دوم، جب یہ گروہ فاسقوں سے بتر ہوا - تو اون کی نماز خود مقبول جناب الٰہی نہ ہوگی - لقولہ تعالیٰ:- إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ جب ایسے امام فاجر کی نماز قبول نہ ہوئی تو اسکے مقتدی کی نماز کب قبول ہوگی حالانکہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہوتی ہے لقولہ علیہ السلام المؤذن مؤتمن، والامام ضامن، ضمناً مؤذن وقت کے اعتبار میں اور امام مقتدی کی نماز کو ضامن ہے۔ جب نماز متضمن قبول نہ ہوئی تو نماز متضمن کیونکر قابل قبولیت کے ہے ولا الانقض وہو خلاف المحدیث ۔

افسوس ہے مولانا اس گڑھے میں ایسے گرے ہیں . . . . . . کہ لات بات پر ٹھوکر کھاتے ہیں - مولوی صاحب امیر المؤمنین فاسق ہو۔ تو حکومت اور اعلیٰ امامت سے

معزول نہیں ہوتا - غور سے دیکھو شرح عقائد لا ینعزل الامام بالفسق - تو کیا ایسا فاسق امیر المومنین جب نماز پڑھائیگا تو آپ اسکے پیچھے نہ پڑھینگے - آئندہ میں آپکو اسکی سزا بتاؤں علامہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں - فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاجر فهو مبتدع عند اکثر العلماء - شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۱ -

یعنی جو کوئی فاسق امام کے پیچھے جمعہ اور جماعت کو چھوڑ دے وہ بدعتی ہے - مولانا آپکے کیسے مزاج ہیں - علاوہ اسکے رد المحتار کی عبارت کو کیا کرینگے - جو گذشتہ نمبر اہلحدیث میں نقل ہو چکی ہے - کہ معتزلہ وغیرہ فاسق ہیں مگر نماز اُن کے پیچھے جائز ہے -

یہ جواب بھی اعلیٰ و بالتسلیم ہے ورنہ اہلحدیثوں کے فاسق ہونیکا ثبوت آپنے کچھہ نہیں دیا - بجز اسکے کہ معتزلی آتش پرست ہیں - لہذا اہلحدیث فاسق ہیں - واہ سبحان اللہ کیا نئی منطق ہے - وہی بات ہوئی - کہ چونکہ چاول سفید ہیں پس زمین گول ہے -- آئت کا مطلب بھی آپنے نہیں سمجھا - مگر ہمیں کبھی ضرورت نہیں کہ آپکو سمجھا دیں +

تیسری دلیل غیرت سے آپ لکھتے ہیں - کہ

وجہ سوم ایسے فاسق کی امامت پر کوئی دیندار راضی نہ ہوگا تو ایسے بھی اسکی امامت حرام ہوئی لقوله عليه السلام ثلاثة لا تقبل منهم صلوٰتهم من تقدم قوما وهم له كارهون الحديث رواه ابو داؤد ابن ماجہ - تین شخص ہیں کہ قبول نہیں کیجاتی - اُن سے نماز اُن کی - جو شخص کسی قوم کا امام ہوا اور وہ اسکی امامت پر ناراض ہے - جب امام کی نماز قبول نہ ہوئی تو مقتدی کی کیونکر قبول ہوگی +

جواب :- اس میں آپکو مغالطہ ہوا یا آپ مغالطہ دیتے ہیں - درحقیقت یہ دلیل بھی پہلی دلیل کی طرح خام اور ناقص ہے - کیونکہ اہلحدیثوں کے مذہب میں فسق ہونیکا ثبوت آپنے نہیں دیا - علاوہ اسکے یہ کراہت یا ممانعت عارضی ہے یوں تو کوئی اندھا ہے اور کانے کے پیچھے بھی نماز پڑھنا ناپسند کرے تو کیا یہ بھی منع ہو جائیگی - نہیں ہرگز نہیں - جبتک کہ اوسکی ناپسندیدگی کی کوئی وجہ شرعی نہ ہو - پس آپکی اس دلیل سے اگر کچھ ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جس امام میں کوئی وجہ شرعی ناپسندیدگی کی ہو - اوسکو امام ہونے سے گناہ ہے خواہ وہ امام حنفی ہو یا شافعی ہو - مقلد ہو یا موحد ہو کوئی ہو - مگر اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ اہلحدیثوں کے پیچھے نماز جائز نہیں - مولانا یہ حرکت مذبوحی آپ کی کب تک چلیگی +

چوتھی دلیل غیرت سے آپ لکھتے ہیں :-

وجہ چہارم :- فاسق کی تعظیم کرنی حرام ہے - تو امام بنانا بڑا مرتبہ اعزاز و اکرام کا شرعی ہے جیسے آئت ابراہیمی سے واضح ہوا - پس جس شخص نے غیر مقلد کو پیچھے نماز پڑھی اُس نے اس فاسق و فاجر کی تعظیم کی - پس مقتدی مرتکب فعل حرام کا ہوا - اور مرتکب حرام کا آگ میں جلایا جائیگا بلکہ مرتکب کراہت تحریمہ کا بھی امام محمد رحمہ کے نزدیک دوزخ میں ڈالا جائیگا - کذا فی الدر المختار

جواب :- امیر المومنین فاسق ہو تو اوسکو معزول کرنیکا حکم نہ دینا یا اوسکی بیعت تعظیم ہے یا نہیں ؟ اور پھر اُسکے پیچھے نماز پڑھنا کیوں جائز ہے - علاوہ اس کے حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف كل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو - اسی حدیث کی بناء پر صاحب ہدایہ نے فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے - مولانا ! صاحب ہدایہ بھی غیر مقلد تو نہ تھا - افسوس ہے تم لوگ اہلحدیثوں کی ضد میں اپنی کتابوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے -

ہاں میں آپکو یہ بتا دوں کہ فاسق کون ہیں ؟ سنئے ! قرآن مجید خود بتاتا ہے
وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
یعنے فاسق وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ وعدہ کرکے توڑ دیتے ہیں اور جس چیز کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اوسکو قطع کرتے ہیں اور زمین پر فساد کرتے ہیں +

اللہ کے وعدہ سے مراد ہے توحید اور ملانے کی چیزوں سے مراد ہے اخوت اسلامی انما المومنون اخوة - پس جو لوگ مشرک ہیں خدا کے بندوں سے حاجات مانگتے ہیں اور مسلمانوں میں تفریق ڈالتے ہیں کہ ایک جگہ نماز بھی نہ پڑھیں جس سے ملک میں فساد پھیلے - یہی لوگ فاسق ہیں - پس آپکی دلیل اگر صحیح ہو - تو اونہی لوگوں کے حق میں ہے - نہ کہ اہلحدیثوں کے حق میں جو سوائے خدا کے کسی سے حاجات نہیں چاہتے اور حتی المقدور ہر ایک کے ساتھ ملکر نماز پڑھتے ہیں - مولانا ! خدا سے خوف کر کے بتاؤ کہ تم لوگ بھی کہہ سکتے ہو کہ قرآن و حدیث اور فقہ کو ہم مانتے ہیں - واللہ حلوا خوردن را روئے باید +

پانچویں دلیل مولانا فرماتے ہیں :-

وجہ پنجم :- اگر غیر مقلدوں کے کنوئیں میں خنزیر پیدا کرے یا پائخانہ پڑے یا اور کوئی نجاست گرے تو اس سے پانی کنوئیں کا اُن کے نزدیک پلید نہیں ہوتا ہے اور یہ لوگ ایسے ہی پانی سے وضو غسل کرتے ہیں اور کپڑے بھی دھوتے ہیں - پس نہ اونکا بدن پاک ہوا نہ کپڑا - حالانکہ بدن اور

ahmadimuslim.de

کپڑا پاک ہونا صحت نماز کیواسطے شرط ثابت بالقرآن ہے قال اللہ تعالیٰ۔
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ الآیۃ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا الآیۃ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۔
پس جب غیر مقلد امام کی نماز بباعث عدم شرائط مذکورہ کے جائز نہ ہوئی۔ تو جو حنفی معتقد وجوب شروط مذکورہ کا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھیگا۔ کیونکر اوسکی نماز جائز ہوگی۔ ہرگز جائز نہ ہوگی +

جواب:۔ یہ دلیل بھی ناقص ہے اول تو نقصان اس دلیل مین یہ ہے کہ اہلحدیثون کے کل افراد پر ہر حالت مین یہ حکم نہین لگ سکتا۔ خاص ایک صورت پر ہے جب وہ بقول آپکے ناپاک پانی سے وضو کرین اور جب وہ ایسا نہ کرین۔ بلکہ وہ تمہارے ہی کنوئین سے یا کسی نہر جاری سے یا کسی ایسے پانی سے وضو کرین، جو فریقین کے نزدیک پاک ہو۔ تو اس دلیل کے مطابق اُن کے پیچھے نماز جائز ہونی چاہئے حالانکہ مفتی صاحب کو یہ منظور نہ ہوگا۔ تو پھر دلیل کے ناقص ہونے مین کیا شبہ۔ دوئم یہ دلیل شافعیون کے حق مین بھی جاری ہونی چاہئے۔ کیونکہ پانی کے مسئلہ مین اُن کا اور اہلحدیثون کا مذہب ایک ہی ہے بلکہ مالکیون کا مذہب اس سے بھی آگے ہے کیونکہ پانی کی پاکی کے لئے وہ قلتین (دو مٹکے) کی قید بھی وہ نہین لگاتے۔ بلکہ انکے نزدیک ایک چھٹانک پانی کا بھی وہی حکم ہے۔ جو ایک بڑے دریا کا ہے کہ جبتک پانی مین تغیر نہ آئے پاک ہے تغیر یہ ہے کہ نجاست کی وجہ سے اوسکی بو متغیر ہو جاوے یا مزہ بدل جاوے۔ یا رنگ تغیر پذیر ہو جاوے۔ کہئے ان بیچارے بہائیون کے پیچھے بھی پڑھوگے یا نہین۔ ذرا رد المحتار مصری جلد اول صفحہ ۹۵-۹۶ ملاحظہ فرما کر بتا ئیگا۔ اعتبار نہ ہو۔ تو حاجیون سے پوچھئے کہ حرم بیت اللہ مین آپ جیسے متعصب حنفی بھی کس طرح شافعیون کے پیچھے اقتدا کرتے ہین حالانکہ آپکی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ چاہئے۔ مولانا چھٹی دلیل فرماتے ہین:۔

"وجہ ششم۔ غیر مقلدین میلاد مبارک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وشرف و کرم کو کانیا کے میلاد بے بنیاد کے ساتھ جو سرغنہ کا فرون کا تھا تشبیہ دیتے اگرچہ کتنی ہی تاویلین اس مین کرین۔ لیکن کفر واہانت سے خالی نہین بنا ء علیہ بھی کب کوئی محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے نماز پڑھیگا اور جائز رکھیگا" (عبد الصمد ابو یوسف حنفی امرتسری)

جواب:۔ ہمارے فاضل مفتی صاحب کی وہی مثال ہے جو ایک سکول کے ماسٹر سے پیش آئی تھی۔ کہ ماسٹر صاحب کہین بازار مین چلے جا رہے تھے کہ ایک پری پیکر یورپین لیڈی پر نظر پڑ گئی۔۔ وہ تو اپنی گاڑی مین جھٹ کر اڑ گئی۔ ماسٹر صاحب کے دل و دماغ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ جو کوئی طالب علم سوال کرے یا کچھ سبق پوچھے بس یہی کہدیں کہ یہ بھی اُسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے۔ یہی حال مولانا صاحب کا ہے دنیا مین کوئی قوم یا شخص کوئی جائز یا ناجائز حرکت کرے۔ وہ ان بیچارے غیر مقلدون کے سر تھوپ دیتے ہین۔ ناظرین اہلحدیث اہل حدیث مورخہ ۲۱ جون مین وہ فتوی دیکھ چکے ہین۔ کہ کس بزرگ کا لکھا ہوا تھا یعنے مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم کا اُسی فتوے مین رسمی مولود کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مگر مفتی صاحب اپنے حنفی بہائیون کا گناہ بھی ہمارے ذمے لگاتے ہین یہ نہین جانتے کہ یہ فتویٰ تو بزرگان حنفیہ کا ہے نہ کہ غیر مقلدون کا۔ پھر اس سے اگر کچھ ثابت ہوا۔ تو یہ ہوا کہ حنفیون کے پیچھے نماز درست نہین نہ یہ کہ غیر مقلدون کے پیچھے نادرست ہے +

ناظرین! یہ ہین ہمارے علماء کرام اور یہ ہین مسلمانون کی کشتی کے ناخدا جنکی نسبت یہ کہنا ناموزون نہ ہوگا کہ؎

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

یہ دلائل تو آپکے دیکھ ہوگئے باقی دلائل جو آپنے ابھی محفوظ رکھ چھوڑے ہین۔ جب پیش کرینگے تو دیکھ لینگے۔ مگر غالباً وہ اس سے زیادہ نہ ہونگے؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آخیر مین ہم مولانا سے ایک سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہین غالباً اُس سوال کا جواب دینا مولوی صاحب کا فرض ہوگا۔ وہ سوال یہ ہے کہ:۔

آپ تو مقلد ہین اور مقلد کی شان صرف یہ ہو کہ اپنے امام کی دلیل بیان کرے نہ کہ استدلال کرے۔ استدلال کرنا مجتہد کی شان ہے۔ پس آپنے جو یہ چھ دلیلیں لکھی ہین۔ کیا آپکی اپنی ایجاد ہین۔ یا آپ کے متبوع امام کی۔ اگر آپکا اپنا استدلال ہے تو یہ آپکا کام نہین کیونکہ آپ مقلد ہین اور مقلد کی شان نہین کہ استدلال کرے (مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول ملاحظہ ہون) پس اگر آپنے خود استدلال کیا ہے۔ تو آپ بھی غیر مقلد ہوئے۔ لہذا یہ فتوی آپ پر بھی عائد ہوگا اور اگر آپکے امام نے یہ دلائل لکھے ہین اور آپنے اُن سے نقل کئے ہین تو براہ مہربانی حوالہ دیجئے۔ کہ کس کتاب مین امام ابو حنیفہ صاحب کے یہ دلائل اس دعوی پر مذکور ہین۔ غالباً آپ اس سوال کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھینگے +

ahmadimuslim.de

بدعتی پارٹی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ اس کے متعلق کمیٹی کر کے کسی ہوشیار ہوکو بیان دینے پر مامور کروگے مگر یاد رکھنا کہ بیان دینے سے تمہارے مذہب کی سچائی ثابت نہ ہوگی۔ البتہ یہ ثابت ہوگا کہ تم کیا بڑی بڑی رنگین دے سکتے ہو۔ پس اگر مذہب کی سچائی دکھانا چاہتے ہو۔ تو ہمارے پیش کردہ حوالجات کا جواب دو۔ اور ایمانداری سے ہماری طرح ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل کرنا ورنہ سمجھا جائیگا کہ ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہو

فیصلہ۔ آجکل ہم میں اور ہمارے بھائیوں میں بڑا نزاع اس بات میں ہے کہ اہل سنت کون ہے اور اہل بدعت کون ؟ گو حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہ نے غنیہ میں اہل بدعت کی کئی علامات لکھی ہیں۔ منجملہ ان کے بڑی علامت یہ ہے کہ محدثین اور اہلحدیث کو برا کہنے والے بدعتی ہیں لیکن آج ہم چاہتے ہیں کہ اس نزاع کا فیصلہ کل کر دیا جاوے۔ فیصلہ بھی ایسے بزرگ سے کرایا جاوے جس پر فریق ثانی کو کامل اعتماد ہو۔ ہماری مراد اس قابل حج سے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپنے اہل سنت کی جو تعریف فرمائی ہے وہ ہم نقل کر کے ناظرین کو رائے زنی کا موقع دیتے ہیں۔ ہمارے احباب شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی کھول کر اپنے سامنے رکھیں۔ جہاں لکھا ہے :۔

سئل ابو حنیفہ رح من مذھب اھل السنۃ والجماعۃ فقال ان تفضل الشیخین ای ابا بکر وعمر وتحب الختنین ای عثمان وعلیا وان ترے المسح علی الخفین وتصلی خلف کل بر وفاجر (ص ۹۲)

یعنے امام ابوحنیفہ صاحب سے اہل سنت کے مذہب کی بابت سوال کیا گیا تو آپنے اسکی چند علامتیں فرمائیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو افضل جاننا اور حضرت عثمان اور علی سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا اور **ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا**۔

مولانا! اپنی دلیل نمبر ۲ و ۳ و ۴ کو دیکھو اور اپنے امام کے اس فیصلے کو ملاحظہ۔

یہ تو ہے اہل سنت کی تعریف اور بدعتی کی تعریف بھی شرح فقہ اکبر سے ہم بتا آئے ہیں کہ من ترک الجماعۃ خلف الامام الفاجر فھو مبتدع۔ یعنی جو کوئی فاسق فاجر امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے وہ بدعتی ہے۔ پس ان دونوں تعریفوں کو جانچکر بتادیں کہ اہلسنت کون ہیں اور اہل بدعت کون ہیں ؟ ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھکر

بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

غرض آپسے تو فیصلہ ہوگیا۔ اب میں ان تنگ ظرف علماء کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو بات بات پر فتوے دیا کرتے ہیں کہ فلاں کے پیچھے نماز درست نہیں فلاں کے پیچھے نہیں وہ آن تو بتادیں کہ ان کے پاس کوئی صحیح نص بھی ہے جس پر یہ حکم پایا جاتا ہو کہ اس قسم کے لوگوں کے پیچھے جائز ہے اور اس قسم کے پیچھے جائز نہیں۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ہادی اور مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا ہو کر کیسے منجدھار میں ان کو ڈبو لتے ہیں خدا اور رسول کے ارشاد کے سوا محض اپنی نفسانیت سے حکم اختراع کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ انسان تین قسم پر ہیں۔ مومن متقی یا فاسق یا فاجر۔ یا مشرک کافر تیسری قسم کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دونوں قسموں کی بابت ارشاد فرمایا کہ صلوا خلف کل بر وفاجر۔ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔ امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے۔ امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ سیدالطائفہ حضرت حسن بصری سے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا گیا تو حضرت ممدوح نے فرمایا کہ صل وعلیہ بدعتہ یعنے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اوسکی بدعت اوسکی گردن پر ہے تمہیں تو نہیں لگجائیگی۔ بعض تنگ ظرف لوگ قیاس اور اجتہاد کیا کرتے ہیں کہ فاسق و فاجر اور بدعتی تو خود برے ہیں۔ وہ ہماری وکالت کے لائق کیونکر ہونگے۔ اسلئے ہم ان کے پیچھے کیونکر پڑھیں۔ سو ایسے مجتہدوں کے لئے حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا وہ زرین قول سناتا ہوں جو حضرت ممدوح نے حالت محاصرہ میں فرمایا تھا۔ جس کو امام بخاری باب مذکور میں لائے ہیں۔ پس غور سے سنیے اور للہ انصاف کیجئے۔ کہ مسلمانوں میں تفریق ڈالنے والے کون ہیں۔

انہ دخل علی عثمان وھو محصور فقال انک امام عامۃ ونزل بک ما تری ویصلی لنا امام فتنۃ ونتحرج فقال الصلوۃ احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساءتھم ٭

یعنے ایک شخص عبیداللہ بن عدی حضرت عثمان کے پاس اس وقت پہنچے۔ جس وقت باغیوں نے اونکو گھیر رکھا تھا (جسمیں وہ آخرکار شہید ہوگئے) تو عرض کیا کہ آپ تو سب لوگوں کے امام ہیں اور اس ناقابل برداشت تکلیف میں ہیں۔

ahmadimuslim.de

اور جبکہ باغی لوگ نماز پڑہاتے ہے اور ہم اس مین ہرج جانتے ہین (غرض اونکی یہ تھی کہ آپ فتویٰ دین کہ ہم ان باغیون کے ساتہ نماز پڑہین یا نہ) حضرت عثمان نے فرمایا کہ لوگ جسقدر کام کرتے ہین - اُن مین سے نماز سب سے اچہا کام ہے - پس جب لوگ اچہا کام کرین تو اُن کے ساتھ ہو کر اچہا کام کر لیا کر - اور جب بُرا کام کرین (یعنی نماز کے سوا کوئی اور بُرا کام کرین) تو اونکی بُرائی سے الگ ہوجایا کر ۔

اللہ اکبر یہ تھی راست گوئی اور یہ تھی کمال دیانت داری کہ اونہی باغیون کی بابت سوال ہے - جنہون نے حضرت امیر المؤمنین کو بلاوجہ گہیر رکہا ہے اور آخر کار اسی گہیرے مین شہید بھی کر دیا - اونہی کے حق مین یہ فتویٰ ہے - کہ نماز اُن کے ساتہ پڑھ لیا کر - کیون نہ ہو - بڑون کی بڑی شان ہے +

کیا کوئی بتا سکتا ہے ؟ کہ باغی کس درجہ کے گنہگار ہین فاسق بلکہ فاسقون کے سرتاج واجب القتل ہوتے ہین اُن کے پیچہے تو نماز کے جواز کا فتویٰ امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ دیوین - مگر آج ایک مولوی صاحب کے مخالف رائے ہونا اُن باغیون سے بہی بدتر سمجہا جاوے - پس نہ نماز قبول - نہ روزہ - نہ حج نہ زکوٰۃ - کیون نہ ہو ۔

شوقِ چشم بد دور ہین آپ پیر کے + نمونہ ہین خلقِ رسولِ امین کے

مسلمانون پر خدا کا فضل تہا - کہ گو ان مین بہت سا اختلاف ہُوا - مگر ان میں ارکان اسلام ایسے تھے کہ سب کے سب اونپر جمع ہو سکتے تھے - کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین شرکت تھی - کلمہ کے بعد ارکان عبادت مین نماز تھی - اس مین شرکت تھی - زکوٰۃ مین شرکت تھی - حج مین شرکت تھی - روزہ مین شرکت تھی - مگر ہائے بر حالِ ما کہ ہماری شومئی قسمت سے ایسے ایسے تنگ ظرف علماء پیدا ہو گئے جو مسلمانون کو کسی دینی کام مین جمع ہُوا نہین دیکہنا چاہتے - پس وہ یاد رکہین ۔

جبکہ احباب کو احباب سے جدا کردو
ہم نے اُس کے تئین ابلیس کا نانا جانا

میری علالت مین پیشگوئیان

میری دائین بانہہ مین درد دو تین ماہ سے درد تہا - پہلے تو معمولی بہت خفیف - پہر دفعۃً ایک روز درد شدید ہو گیا - یہان تک

اسسٹنٹ سول سرجن کے مشورہ سے پچکاری کے ذریعہ مارفیا (دوا) پہنچایا گیا اس سے بعد درد کا انتقال پہلو کی طرف ہو گیا - اُس جگہ بہی بمشورہ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن پچکاری سے مارفیا پہنچایا - بحمد اللہ اب آرام ہے - خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے - خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ بحکم ؎

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوالِ نعمت و جاہ

شہر مین مختلف قسم کی افواہین اڑ رہی تہین ایک روز شب کو ۱۰ - ۱۱ بجے کو درمیان پانچ چہہ کس احباب میرے گہر پر آئے تو بعد مزاج پرسی کے کہنے لگے کہ ہم نے تحقیق سُنا تہا کہ آپ آخری دمون پر ہین - مین نے کہا زندگی کا تو کسی کو اجارہ نہین مگر جو ہے سو تم دیکہ لو - اسی روز صبح کو ایک دوست کی زبانی معلوم ہُوا کہ ایک موقع پر چند ایک مرزائی باتین کر رہے تھے - کہ ثناء اللہ کا تو آخری دم ہے - اور بیٹا اوسکا قید ہو گیا ہے دوست مذکور نے کہا - مین نے اُن سے کہا اونکا تو بیٹا ہنوز نابالغ (۱۲ سال) کا ہے - ایک اور صاحب عبدالرزاق خان کی حیرانی مین میرے دوست حکیم محمد الدین صاحب کے پاس پہنچے کہ مجہکو منشی غلام احمد صاحب اڈیٹر اہل فقہ نے نہایت افسوس کے لہجہ مین کہا ہے کہ ثناء اللہ کی گردن حقیقت ذبیل ہے - جس سے وہ سخت تکلیف مین ہے - اب کیا ہوگا ؟ ان سب پیشگوئیون سے بڑہکر یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابہی درد بہی نہ تہا - کہ ایک شخص موضع نتہ غلام متصل قادیان کا آیا کہ مین آپکی زیارت کو آیا ہون - ہمارے علاقہ کے مرزائیون نے مشہور کر رکہا ہے کہ ثناء اللہ مر گیا - ایک بٹالوی بزرگ کا بیان ہے کہ قادیان مین مشہور ہے کہ ثناء اللہ کو فالج ہو گیا - حالانکہ مین ہر روز مکان سے نکلکر دفتر کو آتا جاتا بلکہ قریب مغرب سیر کو بہی جاتا تہا - ہمارے محلہ مین مرزائی اور مرزائیون کے مخبر بہی مجہکو دیکہتے ہین +

خیر یہ تو ہُوا ایک طرف بیان اب دوسری طرف کی سُنئے - میرے معالج ڈاکٹر صاحب ایک روز صبح ہی تشریف لائے - فرمایا آج مجہکو ایک بزرگ خواب مین آکر فرما گئے ہین کہ مولوی صاحب کو یہ دوا جو دیتے ہو نہ دو - بلکہ فلان قسم کی گولیان دو - جو اس مرض کیلئے مفید ہین - بعض دوست ایسے گہبرائے ہوئے تھے کہ حضرت آدم کی طرح اپنی عمر کا حصہ بخشنے کو طیار تھے - آخر کار خدا کے فضل و کرم سے انجام بخیر ہُوا - درد معمولی ریحی تہا اور کچہ نہین - اسی کے متعلق ایک خط کا ذکر کرنا بہی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ایک دوست ضلع میانوالی سے لکہتے ہین :-

ahmadimuslim.de

۔۔۔ نے کے بیس ثبوت اور مختلف قسم کے بائیس عقیدہ کی باطل ہونے کے ثبوت ہیں قیمت ۸ رچھو ندر ۱۲ ۲ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی مسیح موعود نہ ہونیکے ثبوت قیمت ا ر

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ - یہان ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے - سو وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اسکو ساتھ مباحثہ رہتا ہے اور اُس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی مین مرجائیگا اور یقیناً وہ مرجائیگا - ایک آدمی تدریس خواندہ ہے اوس نے وعدہ قلت فہمی مرزائی اقتدا سے کر لیا ہے اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی مذہب سے انکار کرو - اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ - اُس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہو - اُس نے جواب لکھا کہ بیشک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا - معلوم ہوتا ہے شائد ستدراج ہو جائے اور سُنا جاتا ہے کہ اُس نے جاسوس رکھے ہوئے ہین - زہر دے دیتے ہین چونکہ آنجناب سب اسلام کے صدر ہین اور اکثر اوقات اونکے ساتھ مباحثہ کرتے رہتے ہین اور سُنت والجماعت کو ترقی دیتے رہتے ہین - مین آپکا خادم ہون اور آپکو خبر کرتا ہون - کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعے سے آپ کو تکلیف نہ پہنچ جائے - خدا آپکا محافظ ہو اور آپکو زندہ سلامت با کرامت رکھے -

راقم .... از میانوالی

راقم خط کو واضح ہو کہ مرنا جینا تو انسان کے اختیار سے باہر ہے یہ تو کوئی بڑی بات نہین - بڑی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دام اوقتادہ ایسے مضبوط جال مین جکڑے گئے ہین کہ کوئی صورت ان کے نکلنے کی نہین کوئی اُن سے یہ تو پوچھے کہ ہم دونون کے مرنے سے پہلے ہی اگر تم مر گئے اور تحقیق نہ کیا - تو تمہارا کیا حال ہوگا - یاد رکھو کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کو چھری چلانے وغیرہ سے اگر مین مرا تو مرزا کی دعا ضرور ہو جائیگی کیونکہ اُس نے لکھا ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا - کسی انسان کی شرارت سے نہین - پس میرے دوستو! یاد رکھو - لکل اجل کتاب -

بقیہ جوابات متعلق وحدۃ الوجود

مرقومہ مولانا علی نعمت صاحب پھلواروی جواب سوال ۸

یہ کہکر کہ دونون باہم چسپان ہونگے یا علیحدہ و مباین یہ کہنا کہ بہر حال ایک دوسرے کیلئے حال ہوگا یا محل ظاہر منظور ق - اس تقریر کا مآل اسی پر ہے کہ بحالت چسپیدگی واتصال و بحالت علیحدگی وانفصال ہر دو تقدیر پر ایکدوسرے کے حال و محل ہونے سے خالی نہو گا - حالانکہ یہ باطل ہے کیونکہ علیحدگی وانفصال منافی حلول ہے ہان بحالت چسپیدگی حلول ہو سکتا ہو فان الانضمام یستلزم القیام المستلزم الحلول احدہما فی الآخر اما بالسریان او بالطرفان - پس خصم اختیار انفصال و مباینت جواب لیسکتا ہے یعنے وجود خالق جل وعلا وجود خلق سے وجود خلق وجود خالق سے علیحدہ ہے ولا ضیر فلم یثبت دعواہ اور استشہاد بقول لبید تو جیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے - لبید گو کافر تھا مگر پاسدار وجود کا نہ تھا - اس مصرع مین درحقیقت اوسکو شرک سے قرار ہے نہ کہ وحدۃ وجود کا اقرار و حجتنا علیہ فہم من ارسل الینا التبلیغ لا الہ الا اللہ الناطق بتوحید المعبود الذی اورثہ دینہ من ابیہ خلیلہ المبعوث بالملۃ الحنیفیۃ الحنیفۃ البیضاء لا توحید الوجود الذی ورثہ اہلہ من الفئۃ الھالکۃ الطاغیۃ المتالۃ والاشراقیۃ الغادیۃ المتقضیۃ فی الظلماء - اللہم احیینا ایای وکل من یحبنی او یحب و ذریتنا انی توفیتنا علی ارسلۃ واتباع کل ثابتا علیہ ازلۃ

جواب سوال نمبر ۹ - عالم یا عالم کے کل اجزاء کو متغیر ماننے سے عالم کا امر عارضی ہونا - اور وجود خارجی یعنے واقعی نہ رکھنا لازم نہین آتا اسلئے کہ کوئی شے دو حال سے خالی نہین یا محض اعتباری ہے ثبوت اوسکا اگر ہے تو باعتبار معتبر و انتزاع منتزع ہے و فرض فارض و اختراع مخترع ہے - یا حقیقی ہے - تحقق اوسکا واقع مین ہی و نفس الامر مین - اعتبار و انتزاع و فرض و اختراع پر موقوف نہین ہے - سواء کان ثابتا او متغیرا - اور عالم باجزائہ اسی قبیل سے ہے موجود حقیقی ہے واقع مین موجود ہے - نفس الامر مین متحقق ہے وجود خارجی مستقل رکھتا ہے نہ کہ عبارت صرف اعراض مجتمعہ سے ہے در عین واحد کما ہو مزعوم الوجودیۃ - ہان ذو تغیر ضرور ہے - لیکن ذو تغیر ہونا عالم کا منافی اوسکی موجودی فی الواقع او ثابت فی نفسہ او مستلزم اعتباری و امر عارضی ہونیکو نہین ہے - و شتان بینہما - کیف و ان المستدلین بھذا الدلیل علی حدوث العالم ہم القائلون ثبوت العالم ثبوتا واقعیا لا اعتباریا و تحققہ فی الخارج و کینونتہ فی نفسہ ولم یشعر واحد منہم من طرف التغیر بتلک الملازمۃ الموہومۃ المتخیلۃ کانیاب الغول التی لا عین لہا فی ذی الفضول و حاش للہ ان تستشعر بہا فی - وانما یستشعر بہا ہم استشعروا بہ مما استدلوا بہ علی ما ہم استدلوا علیہ وھذا ھو الاستشعار الصحیح الذی ینال - ایدی الافکار الثاقبۃ و تمسہ انامل الانظار الصائبۃ

جواب سوال ۱۰ - جواب باختیار شق مخالفت من کل الوجوہ - و شق موافقت

ahmadimuslim.de

ببعض الوجوہ دون بعضہا دونوں کے ممکن ہے اور نہ شق مخالفت من کل الوجوہ یہ وجود خالق کا ضد وجود خالق ہونا لازم آتا و نہ شق موافقت ببعض الوجود دون بعضہا پر مشتمل ہونا توجیہ عدم تضاد کی یہ ہے کہ تخالف یا عبارت ہے مجرد عدم اشتراک سے فی الصفات النفسیہ یعنی قید عدم امتناع اجتماع بھی فی محل واحد من جہتہ واحدۃ اسمیں ملحوظ نہیں ہے یا ہے بر رسم اول التزام تخالف پر عدم لزوم تضاد ظاہر ہے و بر رسم ثانی اگرچہ تخالف عام مطلق ٹھیریگا۔ مگر التزام عام مستلزم لزوم کا نہیں ہو سکتا کسی خاص کے بعینہ لجواز تحققہ فی ضمن خاص آخر من الخواص المنازجۃ عنہ اور توجیہ عدم تماثل کی یہ ہے کہ تماثل عبارت ہے اشتراک سے فی جمیع صفات النفس اور اس اشتراک کو مشارکت فیما یجب ویمکن ویمتنع لازم ہے پس وجود خلق کو اگرچہ موافقت ساتھ وجود خالق کے ہے ببعض الوجوہ مثلاً اشتراک بحسب الاسم کما ھو عند ابی الحسن الاشعری یا اشتراک در مطلق مفہوم وجود کما ھو علی زعم المشائین لیکن تماثلت مفقود لتخالفہما فی صفات النفس جمیعاً و فقدان المشارکۃ بینہما فی الاحکام الواجبۃ والممکنۃ والممتنعۃ لعدم تساویہما فی تمام الماھیۃ

جواب سوال نمبر(۱۰) :- حضرات وجودیہ کے نزدیک وجود حقیقی عین ذات حق ہے و موجود حقیقی ایک سے زیادہ نہیں ہے وہی حقیقت الحقائق ہے۔ و دیگر حقائق عبارت تعینات عارضہ سے ہے اُس وجود کو یا خود وجود سے جو متعین ہے بتعینات عارضہ پس وجودات مخلوقات غیر قائم بالذات ہیں۔ ان ھی الا اعراض مجتمعۃ فی عین واحد۔ تو اس میں شک نہیں جب مخلوقات کا وجود علیحدہ وجود حق سے منفصل اُس سے مغائر اوسکے جانا جائیگا۔ اوسکو قائم بالذات اس معنے کر کے ماننا ہوگا۔ لیکن اس میں ہرگز کوئی محذور نہیں اور جس محذور کو سائل علامہ نے لازم ٹھیرایا ہے ابلہ فریبی سے دُور نہیں۔ بدیہی البطلان ہے بدیہی البطلان ہے۔ بدیہی البطلان ہے لانہ غایتہ ما یلزم ھی المشارکۃ فی خصۃ سلبیہ عدم القیام بالغیر لا فی صفۃ اثبات وفضلا عن المشارکۃ فی جمیع صفات النفس او اخصہا فلا یتحقق تماثل وجود الخلق بوجود الحق علی مذھب من مذاھب العقلاء علی اختلافہم فی الشروط المشروطۃ فی المماثلۃ فانی بعوث عن وجود الخلق امکانہ الذی ھو المحوج الی الخالق فی حدوثہ وبقائہ وکیف یستغنی عنہ بل لم یزل ولا یزال محتاجا لبطلانہ +

جواب سوال نمبر(۱۱) :- بیشک علم اللہ تعالیٰ کا بذاتہ ہو یا بغیرہ صفت قدیمہ ہے اور بلاریب مخلوق متغیر ہے لیکن تغیر مخلوق ہرگز مستلزم تغیر علم باری جل علا نہیں تا بخوف لزوم جہل۔ حق یعنے غیریت کو باطل اور باطل یعنی عینیت کو حق مانکر علم حق کو حضوری بحالت عینیت تسلیم کیا جاوے۔ اسلئے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ علم حق نہ مجعول وارتسامی ہے۔ ونہ بحضور علی نحو من الاتحاد والنسبۃ عند اھل المذاھب المعروفۃ لاسیما الانطباع والعینیۃ الساریۃ فی ادامغۃ الوجودیۃ بلکہ علم حق صفت حقیقتہ واحدۃ بسیط ہے قائم ہے بذات حق ذات تعلقات کثیرہ ہے۔ باشیاء کثیرہ کما ھو مسلک المحققین من المتکلمین اور یہ صفت حقیقیہ تو قدیم ہے۔ و تعلقات حادث ہے کیونکہ تعلقات عبارت ہیں اضافات حادثہ سے بوقت حدوث حوادث۔ فانما یلزم من تغیر الحوادث المخلوقۃ تغیر ھذہ التعلقات دون تغیر تلک الصفۃ الحقیقیۃ القدیمۃ

(جواب سوال نمبر(۱۲) :- ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق خاص ہونا بلاریب ضروری امر ہے۔ لیکن اس تعلق خاص کی تعلق قدرت مجعول کرنیکو مستبعد جاننا بعید از عقل ہے کیونکہ مناط استبعاد بزعم سائل علامہ اگر ہے تو لزوم انفکاک صفت قدرت ہے از قادر موصوف بصفت قدرت عند التاثیر برتقدیر انفصال وجودات خلق از وجود حق۔ و جزم باین لزوم غیر معقول ہے وانما نشاء منہ ھذا الغلط لما التبس علیہ لبعض الکیفیات النفسانیۃ ببعض الکیفیات المحسوسۃ الفاعلۃ مثل الحرارۃ والبرودۃ وغیرھما من الکیفیات المشروطۃ تاثیرھا بالمماسۃ والعجب من الصوفی السائل کل العجب انہ ان عقل عن عجائب الخارق الصادرۃ من اھل السیمیاء والھیمیاء والریمیاء وغرائب تاثیرات انظار اصحاب مسمریزم وآثارھم المشھودۃ فکیف لم یعثر علی اعاجیب العلم الذی یدعی انہ من اھلیۃ کالاغاثۃ والافاضۃ وما خلاھما من الخوارق التی لا تضرھا بعد المسافۃ وبالجملۃ ھذا قیاس مع الفارق واذ لم یجز قیاس الکیفیۃ النفسانیۃ علی الکیفیۃ المحسوسۃ فانی تقاس علیہا قدرۃ اللہ تعالیٰ علی تخلیق خلقہ وابداعہ وانہ تعالیٰ جل ربنا لہ الاسماء الحسنی وانہ لہ المثل الاعلی +

جواب سوال نمبر(۱۳) :- غیر جنس کا کلام سمجھ میں نہیں آتا یہ قول۔ اگر بطریق حکم کلی ہے تو غیر مسلم ہے اور اگر بطریق حکم جزئی ہے یا بطریق اہمال بطریق متاخرین جو مستلزم حکم جزئی کو ہی تو مسلم ہے۔ لیکن مفید مدعی نہیں۔ لان احد المتخاطبین فی المجنس یفھم کلام الآخر المتکلم بلغتہ بالغور و...

وان کل کتاب سماوی لما ہو منزل بلسان کل قوم نزل علیہ فافہم وتامل فیہ

قال السائل اس قسم کے اور بھی بہتسے اعتراض ہین ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہونگے ؛

یقول المجیب - اللہ اکبر تب تو بڑی اوقات صرف کرنا ہوگا - مجھے شکوہ ایڈیٹر صاحب سے ہے یا آپ اپنے سے - انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

ہان ہان اب خیال آیا - خدمت دینی بھی تو ہے - تو خیر حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا +

قال السائل :- اور مین دعوی سے کہتا ہون کہ جرأت اللہ تعالی کی توحید کے ثبوت مین ہے اُسی آئت سے وحدت وجود ثابت کرونگا ؛

یقول المجیب + حضرات شیعہ رحمۃ اللہ علیہم کے پاس بھی ایک قاعدہ ہے جو زیربینات سے تعبیر کیا جاتا ہے کیا ہی قاعدہ ہے - جس آئت سے چاہتو ہین - جناب مرتضوی کی مدح اور جس آیۃ سے ہو دیگر خلفاء پر قدح - اور جس نص قرآنی سے قصد کرتے ہین استحقاق وراثت فاطمہ اور جو ظاہر نظم کتاب اللہ ہو - اُسی سے وصیت مرتضویہ - غرض اسکے ثابت ہی کر لیتے ہین - سچ ہے ایسا ہی کے ہاتھون مین عنان قرآن ہے +

قال السائل :- اور آجتک اللہ تعالی کے جاننے والون مین ایسا کوئی بھی نہین سُنا گیا جسنے مخلوقات سے اللہ تعالی کو علیحدہ کرکے دیکھ لیا ہو +

یقول المجیب + الامن اجتباہ اللہ تعالی وھداہ الی الصراط المستقیم من الانبیاء والمرسلین من لدن آدم الی خاتم النبیین والذین اقتدوھم واتبعوھم باحسان من الذین سبقونا بالایمان والذین شارکونا فی الاذعان والایقان حق الایقان ما ولئک ھم المبرءون من ھذہ الفریۃ - ونحن اللاحقون بہم بلطفہ ومنہ + ایڈیٹر - اگر مضمون صاف اردو ہوا تو آئندہ درج ہوگا کیونکہ ناظرین شاکی ہین

غریب فنڈ

اس دفعہ مستری غلام نبی صاحب خریدار عـ٤٣١ نے یہ رقم مرحمت فرمائے ہین - بقایا ١٤ ار - کل ١٥ پچ

ایک اخبار بنام حافظ عبد الواحد مقام سنگر مل پیر ضلع اکولہ دیہان سال کیلئے جاری ہوا - ٢ ر قرض ہے +

درخواست نمبر ٥٢ ؛ - میان غلام مصطفے از مقام بوسیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

درخواست نمبر ٥٣ ؛ - حافظ حاکم الدین از سکہو چک ضلع گورداسپور +

حسابِ دوستان در دل

اصحاب ذیل کی قیمت ماہ جولائی سنہ ١٢ء مین ختم ہے - جن اصحاب کو وی پی لینے مین کچھ عذر ہو - بواپسی ڈاک مطلع فرماوین ورنہ حسب دستور پرچہ وی پی بھیجا جائیگا - جس صاحب نے غریب فنڈ مین کچھ دینا ہو - وہ بھی اطلاع بخشین - تاکہ رقم غریب فنڈ بھی اضافہ کرکے وی پی بھیجا جاوے - (منیجر)

نمبر	مقام	نمبر	مقام
٢٠٣	پٹھوالہ	٨٢٨	گوالیر گرنٹ
٢٠٨	بہرا	٨٢٩	بنکہوٹر
٢١٠	شہر احمد خان جہوڑ	٨٣٠	مالیر کوٹلہ
٢١١	باندہ	٨٣١	سیالکوٹ
٢١٣	انبالہ	٨٣٢	کلکتہ
٢١٦	اترولہ	٨٣٣	پٹیالہ
٢٢٠	بریلی	٨٣٤	پٹیالہ
٢٢٥	نگوی	٨٣٥	شہر کرنڈنہ
٢٢٨	(قیمت وصول ہوگئی منیجر) زیلی	٨٣٦	چکل گرنڈل بارہ
٤٠٦	سیوان	٨٣٧	عبد اللہ پور
٤١١	شیخ علی پور	٨٤٠	پٹیالہ
٨١٧	سوار	٨٤٣	ٹوبہ ٹیک سنگھ
٨١٩	ڈیرہ دون	٨٤٤	مدہوپور
٨٢٠	سوہاگ پور	٨٤٦	حیدرآباد دکن
٨٢١	بدایون	٨٤٧	حیدرآباد دکن
٨٢٢	ایبٹ آباد	٩٠٥	فرید پور
٨٢٥	کاگ ناٹ	١١٢٥	ولکش و لکہنو

استفسار

سرکار نے اپنے ملازمان کیواسطے ایک قاعدہ جاری کر رکھا ہو کہ اگر سرکاری ملازم اپنی تنخواہ سے ماہوار بموجب شرح مقررہ کو سرکار مین کٹوا تا رہے تو بعد پنشن یا اتفاقیہ مرگ یا جو وقت مقرر اُس نے اپنے معاہدہ مین کیا ہو - اُسوقت سرکار مقرر کردہ روپیہ اُسکو ادا کر چکی ہو معاہدہ سرکار سے مسلمان ملازم کرسکتے ہین یا نہین - بینوا و توجروا + راقم ڈاکٹر محمد فاضل انچارج فرخ نگر ہسپتال - ضلع گورگانوی + جواب - کرسکتے ہین +

عہد عتیق وجدید سے ختنہ کا ثبوت

(۱) دیکھو پیدائش باب ۱۷ آیت ۹ تا ۱۴- پہر خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکہیو اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھوگے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو- ختنہ کیا جائیگا - کیا گھر کا پیدا ہوا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل کا نہیں لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جائے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا- اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہوا- وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا-

ف :- کہاں ہیں وہ عیسائی اور پادری جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم توراۃ کو مانتے ہیں- عہد شکنی کون کر رہا ہے اور عہد کو پورا کون کر رہا ہے ؟

(۲) پیدائش باب ۱۷ آیت ۲۴ تا ۲۶- جسوقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ نناوے برس کا تہا +

(۳) دیکھو احبار باب ۱۲ آیت ۱ و ۳ خدا نے موسی سے ہمکلام ہو کر فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ جو عورت کہ حاملہ ہو- اور وہ لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنوں میں رہتی ہے ناپاک ہوگی اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جاوے +

(۴) دیکھو انجیل لوقا باب ۱ و ۵۹ تا ۶۱ - اور یوں ہوا کہ وہ آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کرنے کو آئے اور اوسکا نام ذکریاہ جو اوسکے باپ کا تہا رکھنے لگے پر اوسکی ماں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اُسکا نام یوحنا رکہا جاوے +

(۵) دیکھو لوقا باب ۲ آیت ۲۱ - اور جب آٹھ دن پورے ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہوا- اسکا نام یسوع رکہا گیا جو اُس کے پیٹ کے پڑنے کے آگے فرشتے نے رکہا تہا +

ف :- عیسائیو! یہ یسوع ابن مریم ہے جسکا ختنہ آٹھویں دن ہوا اپنے نبی کا خلاف کون کر رہا ہے ؟

(۶) دیکھو انجیل یوحنا باب ۷ آیت ۲۲ - یسوع نے جواب میں انہیں کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب اوسکا باعث تعجب کرتے ہو + موسی نے تمہیں ختنہ کا حکم دیا حالانکہ وہ موسی سے نہیں بلکہ باپ دادوں سے ہے +

(۷) دیکھو اعمال باب ۷ آیت ۸- اور اُس نے اُس سے ختنے کا عہد کیا- سو اُس سے اسحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسکا ختنہ کیا

(۸) اعمال باب ۱۶- آیت ۳- پولس نے چاہا کہ اُسے اپنے ساتھ لیچلے تب اسکو لیکے اُن یہودیوں کے سبب جو اُن اطراف میں تھے اُس کا ختنہ کیا- کیونکہ وے جانتے تھے کہ اُس کا باپ یونانی تہا - ف :- افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو عہد عتیق اور جدید کو تو زبان سے کتاب مقدس کہتے ہیں- لیکن اُسکے آپ ایسے حکم پر عمل نہیں کرتے - جو خدا کی طرف سے حضرت ابرہام کی معرفت مقرر ہو چکا ہے جسکا عمل درآمد بہی حضرت ابرہام نے خود کیا اور انکے بیٹے اسمعیل اور اسحاق میں بہی کیا اُن کے بعد یوحنا نبی اور حضرت یسوع مسیح کا بہی آٹھویں دن ختنہ کیا جانا ثابت ہوتا ہے خدا کے ایسے حکم سے جو عہد ابدی ہو- دیدہ دانستہ لاپرواہی کرنا عیسائیوں کا کام ہے ٹربل افسوس ہے ایسے لاپرواہ فرقہ پر کہ کتاب کو تو کتاب مقدس اور الہامی مشہور کریں- اُسکے ایک ایسے حکم کی تعمیل نہ کریں- جو اُس کتاب میں خدا کیطرف سے عہد ابدی مقرر ہو چکا ہو- (خریدار نمبر ۱۲۰۰۰)

بیجا تہمت اور سفید جھوٹ

جناب اڈیٹر صاحب! اہل فقہ کے اخبار میں ہماری مسجد کا قصہ لکہا گیا ہے - کہ کسی غیر مقلد نے ولاالضالین ہونے سے پہلے ہی آمین کہدی پہر جب امام نے ولاالضالین پڑہی- تو پہر کہی اسپر لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ آپ کہاں جائز لکہا ہے - تو غیر مقلد مذکور نے کہا - جائز ناجائز سے ہمیں مطلب نہیں- ہماری غرض تو فساد کرنے سے ہے- یہ محض جہوٹ ہے - اصل یہ ہے کہ مسجد مذکور میں دونوں گروہ نماز پڑہتے ہیں ایک روز ایک اجنبی آدمی آگیا- اُس نے غلطی سے ایسا کیا- مگر وہ خود ہی اسپر پشیمان ہوا کہ سلام پہیرتے ہی مسجد سے نکل گیا نہ کسی نے اُس سے پوچھا اور نہ اُس نے فساد کا جواب دیا- مگر ہمارے بہائیوں کو خواہ مخواہ جہوٹ بولنے کی جو عادت ہے اسلئے انہوں نے جہوٹ گہڑ لیا +

بقلم خود اللہ بخش لوہار- کٹرہ رام گڑہیاں

ادب العرب | زبان عربی کا مسلم اور مستند اُستاد- عدیم الفرصت اصحاب کیلئے بہت مفید ہے - قیمت ۲/

تقابل ثلاثہ :- توراۃ - انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ - قرآن شریف فضیلت قابل دید کتاب ہے قیمت ۸/ معہ محصول

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۷۰- اہل اسلامیان اکثر ہندی کنگنا سہرو باجو گاجے کے ساتھ شادیاں ہوتی ہیں اور تناول طعام کی دعوتیں ایسے موقعوں پر بنام نہاد ولہی کا کھانا۔ لون چاٹی۔ بستی کی نیاز وغیرہ۔ گو اس میں کسی کے نام کی فاتحہ نہیں ہوتی دیجاتی ہیں ایسی دعوتوں کا قبول کرنا اور جانا باوجودیکہ ہم دیکھتے اور جانتے ہیں کہ وہاں بدعات مذکورہ بلا روک ٹوک دھڑلے سے ہوتی ہیں جائز ہے یا نہیں اور ان کھانوں کا کھانا کیا حکم رکھتا ہے اُس وقت جبکہ باجا وغیرہ وہاں بج رہا ہو کھانے کے لئے جانا یا دوسرے مکان میں وہاں سے کھانا منگا کر کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۲۷۱- ولیمہ عقد خوانی ہی کے روز بعد از عقد اگر کیا جائے تو ہو سکتا ہے یا نہیں یا ایک شب گذرنے کے بعد (شب زفاف کے بعد) ہی کرنا لازمی ہے بلوغ المرام کی اس حدیث کی تصریح فرمائی جائے "ولیمہ پہلے روز کا سنت۔ دوسرے روز کا مستحب اور تیسرے روز کا شہرت" یہاں پہلے روز سے کونسا روز مراد ہے اور عقد خوانی کے بعد دولہن کا ولی دولہا اور دیگر براتیوں کو جو کھانا کھلاتا ہے ولیمہ ہو سکتا ہے یا کیا۔

س نمبر ۲۷۲- بچہ کا عقیقہ ساتویں روز یعنے جمعہ کو پیدا ہوا ہے تو پنجشنبہ کو کرنا اور اُسی روز اُس کا نام رکھنا ضروری و مستحب ہے۔ یا آنکہ جب استطاعت اور مقدرت حاصل ہو بلا لحاظ روز پنجشنبہ جب اور جس روز چاہے کر سکتے ہیں اور بچہ کا نام روز پیدائش ہی رکھ سکتے ہیں؟ اور بوقت ذبیحہ بز عقیقہ ایک عربی دعا جسکا یہ مضمون ہے کہ یہ بکرا فلاں بن فلاں کے عقیقہ میں ذبح کرتا ہوں الٰہی تو اس کا خون اُس کے خون کے بدلے اور اس کے بال اُس کے بال کے بدلے اور اس کی جان اُس کی جان کے بدلے وغیرہ وغیرہ قبول کر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں اور اس دعا کے پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

س نمبر ۲۷۳- زید طلی کے ایک تھان کی قیمت اودھار ۵؍ روپیہ اور نقد للعہ روپیہ بتاتا ہے ایسی بیع وشرا جائز ہے یا نہیں۔ اور اس میں کوئی شائبہ ربوٰ کا تو نہیں ہے۔

س نمبر ۲۷۴- اقل مدت و مسافت سفر کیا ہے جسمیں نماز قصر واجب ہے ایک مرشد ضلع گلبرگہ کا رہنے والا ہے اس سلئے برائے استفاضہ فیوض باطنی یا بغرض استحصال آمدنی سالانہ دورہ کرتا ہے اُس کے مریدوں کے مکانات شہر گلبرگہ کے اطراف واکناف دو دو چار چار کوس کے فاصلہ سے بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں اُس نے اوّل روز بلا ارادہ قیام زیادہ از دو روز اپنے ایک مرید کے مکان جو گلبرگہ سے صرف تین کوس پر ہے اُتر پڑا۔ اور دوسرے روز دوسرے مرید کے گاؤں میں بھوں نیت جو پہلے مرید کے گاؤں سے صرف دو کوس ہے جا ٹھیرا اسی طرح وہ کل ضلع کا دورہ کرتا ہے اُسپر تا واپسی مکان قصر واجبی ہے یا نہ؟

س نمبر ۲۷۵- ایک شخص نادانستگی سے ایک ناپاک کپڑے سے نماز پڑھا بعد ازاں اسکو معلوم ہوا کہ کپڑا ناپاک تھا اسکو اس واقفیت کے بعد (ا) اگر وقت نماز باقی ہے تو دہرانا (ب) اگر نماز کا وقت گذر گیا ہے تو قضا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۷۶- ننگے نہانا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو برہنگی کی حالت میں جو وضو کیا گیا ہے وہ نماز کیلئے کافی ہے یا نہیں۔ اگر نماز کیلئے کافی ہے تو ایک چوتھائی سے زیادہ بدن (ستر کا) کھلنا ناقض وضو ہے یا نہ۔

ج نمبر ۲۷۰- کھانا اگر ما اہل لغیر اللہ نہیں ہے تو حلال ہے مجالس کی بدعات اور رسوم قبیحہ سے بچنے کے لئے اگر نہ جائے تو بہتر ہے وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ اس کو بھی شامل ہے۔

ج نمبر ۲۷۱- نکاح سے دوسرے روز کو یوم اوّل سمجھنا چاہئے اور تیسرے روز کو یوم ثانی۔ ولیمہ کرنا دولہا کا حق ہے دلہن کے ولی کا کھانا کھلانا ولیمہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

ج نمبر ۲۷۲- مجھے یاد نہیں کہ یہ دعا کسی حدیث میں آئی ہے۔

ج نمبر ۲۷۳- ادھار پر نقد سے زیادہ قیمت لینا جائز ہے اس مسئلہ کے دلائل اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ ذکر ہو چکے ہیں۔

ج نمبر ۲۷۴- اقل مدت سفر میں سخت اختلاف ہے تین میل کے بھی بعض علما قائل ہیں دلیل انکی ایک حدیث ہے جو مسلم کی روایت سے آئی ہے جسمیں ذوالحلیفہ تک (جو مدینہ منورہ سے قریباً تین میل تھا) قصر کرنیکا ثبوت ہے مگر خاکسار کی ناقص تحقیق میں قصر واجب نہیں بلکہ فائت سے جائز ہے اور اقل مدت قصر میں اختلاف ہے اس لئے اتمام افضل ہے۔ مسافر جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اسکو قصر کا حکم حاصل ہو جاتا ہے (واجب یا جائز جو جسکا مسلک ہو) پس شخص مذکور قصر کر سکتا ہے۔

ج نمبر ۲۷۵- بموجب حکم قرآن و حدیث کے کپڑا پاک ہونا چاہئے اسلئے اسکی سابقہ نماز تو صحیح نہ ہوئی پس وہ قضا ضرور کرے۔

ج نمبر ۲۷۶- پردہ میں یا کسی علیحدہ جگہ میں ننگے نہانا جائز ہے ایسی حالت کا وضو

انتخاب الاخبار

امرتسر کے معزز مسلمان رئیس شیخ غلام صادق صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملا مبارک ہو (نتیجہ ؟)

امرتسر کے وکیل بابو گوپالداس بھنڈاری کو رائے بہادر ملا۔

کلکتہ میں بائیسکل کی چوری بڑھتی جارہی ہے چنانچہ جوزف رابرٹس سٹرجی بلینڈ کی بائیسکل چرانے کی علت میں ۴ مہینے کے لیئے قید سخت کا سزایاب ہوا۔

گتے کا گوشت کھانا جرمنوں نے اہل سیکزونی سے سیکھا سیکزونی جرمنی کا ایک صوبہ ہے۔ اب تو تمام اہل جرمنی اس کے عادی ہوگئے ۱۸۹۰ء میں ۳۱۲ کتے صرف شہر سیکس میں ذبح کیئے گئے اور ۱۰۳ شہر لیزگ میں ۱۸۹۶ء میں ۴۶ کتے تمام سیکزونی میں ذبح ہوئے ۱۹۰۱ء میں یہ تعداد ۱۲۶۰ تک بڑھ گئی تھی جو ۱۹۰۱ء میں ۲۵۰۲ تک پہونچ گئی یہانتک کہ ۱۹۰۶ء میں یہ تعداد ۲۸۶۹ تک پہنچ گئی تھی

مولانا شبلی نعمانی رو بہ صحت ہیں۔ لیکن ابھی زخم کو پوری طرح سے آرام نہیں ہوا ہے۔ خدا موصوف کو جلد تر صحت کلی عطا فرمائے۔

اخبار "بندے ماترم" کے اڈیٹر مینجر اور چھاپنے والے کو نوٹس دی گئی ہے کہ دفعہ ۱۲۴ الف اور تحریک بغاوت کے ادرا ورد فعات کے وہ لوگ مجرم کیوں نہیں قرار دیئے جائینگے ؟۔ اہلکاران "بندے ماترم" کو سے ایک نائب انگلشمین کو یہ خبر ملی ہے کہ "اخبار سنجالا کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہوئی ہے۔ ہمعصر انگلشمین کہتا ہے کہ مذکورہ بالا اخباروں کے خلاف پولیس نے ابتک کوئی کارروائی نہیں کی ہے لیکن مسٹر گیسٹ چیف سکرٹری کے دستخط کے مذکور الصدر مضمون کی نوٹس بنام اخبارات بندے ماترم ہا۔ مہرو سہ ہا کرا یہ چار ومہر کی خرابی ہے۔ چار ومہر سنجہا وغیرہ بان اور ہم آہنگ ہے) اور جگانتر (یہ تینوں دیسی زبان میں ہوتے ہیں) جاری ہو چکے ہیں۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے کہ اخبارات علانیہ سخت حملے استعمال کرتے ہیں اور قانون کے خلاف ہیں۔ اگر یہ اخبارات علیحدہ علیحدہ کیفیت نہ دیتے جائیں گے تو انپر مقدمے چلائے جائیں گے۔

کلکتہ میں اب تک پولیٹیکل جلسوں کی رپورٹیں خفیہ طور پر لیجاتی تھیں۔ اب ہر جلسہ میں پولیس کی طرف سے ایک رپورٹر علانیہ طور پر شریک ہوا کریگا۔ اگر اہل جلسہ کو اس باب میں کچھ اعتراض ہوگا تو جلسہ منتشر کردیا جائیگا۔

برٹش پارلیمنٹ میں لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی نسبت بہت سے سوالات کیئے گئے۔ مسٹر مارلے نے ان کے جواب میں کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ تھے۔ بلکہ دونوں متفق اور شریک تھے۔ سر ڈنزل اِبٹسن نے اس بات میں میرا اطمینان کردیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے دونوں کے جلاوطن کرنے میں جو کارروائی کی وہ بہت واجب اور ضروری اور میرے اتفاق رائے سے کی گئی تھی جس قانون کی رو سے وہ جلاوطن کیئے گئے ہیں وہ مردہ اور فرسودہ نہیں ہے۔ بلکہ زندہ اور قابل عملدرآمد ہے دونوں قیدیوں کی ذاتی آسائش اور گزارہ کا ان کی حیثیت کے مطابق انتظام کیا گیا ہے۔ نیز کہا کہ ان کے باب میں علانیہ سوالات کرنا اور ان کا جواب دیا جانا مصلحت کے خلاف ہے۔

ڈھاکہ میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر غور کرنے کیلیئے جو کانفرنس ہونے والی تھی۔ وہ ایک نامعلوم تاریخ کے لیئے ملتوی ہوگئی ہے۔

دہلی میں بھنگیوں نے ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا۔ مسٹر ہالینڈ اسسٹنٹ سر رشتہ صفائی کی لات مارنے سے ایک بھنگی مرگیا۔ اسپر ناراضی ہوئی۔ صاحب بہادر ضمانت پر رہا ہیں بھنگیوں نے کام شروع کر دیا۔ (رشتا باش دو دل یک شود بشکند کوہ را)

مرادآباد میں دو برہمن عورتیں جمعہ گذشتہ کو مسلمان ہوئیں۔

ہنگامہ راہوں ضلع جالندھر کے سزا یافتگان نے سشن میں اپیل دائر کردیا ہے لیکن مجرموں کی ضمانتیں منظور نہیں ہوئیں۔ ہندوؤں کی سزایابی پر راہوں میں دونوں فرقوں کے تعلقات میں مزید کشیدگی واقعہ ہوگئی ہے۔

کرمان (ایران) امیدواران پارلیمنٹ کے انتخاب کے موقعہ پر حال میں سخت شورش برپا ہوئی اور بہت سا کشت وخون وقوع میں آیا (جوش بہادر)

ahmadimuslim.de

SOHDRA ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث امرتسر

۵ جولائی ۱۹۰۷ء

نسخہ جات مفت خود بناؤ نسخہ جات مفت

بال اڑا پسکا ولا و عرق و تیل و صابون ۔ کافور کا گلاس ۔ گولی و گلاس پہ ۔ گلاس گندھک ۔ مالا کا فور ۔

اسٹین منجن ۔ طلاء ۔ ادویہ مسرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے

امرت کی دھارا

جو بمقتضاء نام پایا ہے اس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے مختصراً رسالہ آب حیات میں لکھتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں ۔

امرت کی دھار تقریباً کل امراض مثل سر درد ۔ پیٹ درد ۔ تمام درد اندرونی و بیرونی بخار ۔ کھانسی ۔ نزلہ ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ بدہضمی ۔ مرگی ۔ ڈاڑھ کا درد ۔ دانتوں کی امراض ۔ درد آنکھ ۔ پھوڑا ۔ امراض معدہ ۔ امراض جگر ۔ امراض بچگان و عورات ۔ بچھو ۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا ۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا

جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں ۔ بچوں ۔ جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے ۔ ادویات کے سینکڑوں بوجھ وار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دھار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے امرت کی دھار جس کی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دھار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ۔۔۔۔۵ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں ۔ بڑی بڑی ادویات کے بوجھ وار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دھار کو ہر گھر میں پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اس کے خریدار کے واسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اصل نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا ۔ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شرما مفت نہ ملیگی ۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ ۲/۸ نمونہ آٹھ آنہ

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے درانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محققین اس کو ہو گئے ہیں کہ

مرض در اصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دھار درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کی بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی شخص نہیں جسکا یہ علاج نہیں ۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں آسانی صرف ایک شیشی ہو کنبہ کا علاج کر سکتا ہے ۔ اپنے دل میں یکطرفہ ڈگری مت لگا لیجئے کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے پس ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرمادیں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے ۔ نوٹ خط وکتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے " امرت کی دھار ۔ لاہور "

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ مالک و ایڈیٹر اخبار دیش مصنف رسالہ جات طبی لاہور

رنبیر ایکٹ آف پنجاب ... رہتی تک نہیں دیکھیں ... آب حیات ... نسخہ انجام

ahmadimuslim.de